بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱؍

یوم شنبہ ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۔ ۳ تبوک ۱۳۳۴ ہش ۔ ۳ ستمبر ۱۹۵۵ء ۔ نمبر ۲۰۸

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ربوہ تشریف لے آئے

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

ربوہ ۲ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر مقامی ۳۱ اگست کو بعد دوپہر لاہور سے واپس تشریف لے آئے الحمد للہ

آپ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ البتہ ابھی تک کبھی کبھی دن یا رات کے حصہ میں کچھ اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار ربوہ

— ربوہ ۲ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت پرسوں رات ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ سفر آرام سے گزرا۔ البتہ کل شام سے طبیعت میں گھبراہٹ اور بے چینی ہے گذشتہ رات بخار بھی کچھ زیادہ رہا۔ نقاہت بہت ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں؛

— آج صبح ۶ بجے سے ساڑھے سات بجے تک ربوہ کے خدام نے ریلوے سٹیشن کے سامنے اجتماعی وقار عمل کیا۔ اور کچے بازار کو گرانے کی وجہ سے جو ملبہ راستے کو روکے ہوئے تھا اسے گڑھوں میں ڈالا

— کل بعد نماز مغرب بزم حسن بیان کا جلسہ ہوا۔ جس میں خدمت خلق ذکر الٰہی اور ضبط نفس کے موضوعات پر خدام نے تقاریر کیں؛

قبرص کے متعلق سہ طاقتی کانفرنس میں تعطل پیدا ہو گیا

لنڈن ۲ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ قبرص کے مستقبل پر غور کرنے کے لئے یہاں پر جو تین طاقتی کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اور فریقین کسی سمجھوتہ پر پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں

اسلام کی روح اور اس کے بنیادی اصول کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بصیرت افروز تقریر

حاضرین نے تقریر نہائت دلچسپی کے ساتھ سنی۔ بعد میں حضور نے متعدد سوالات کے جواب بھی دیئے

زیورچ سے آمدہ تازہ برقیہ

ربوہ ۲ ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ سے آمدہ تازہ برقیہ سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہاں پر "اسلام کی روح اور اس کے بنیادی اصول" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ برقیہ کا مکمل ترجمہ درج ذیل ہے۔

"زیورچ ۳۱ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج زیورچ کے ایک مشہور ادارہ Freecs lyceum میں "اسلام کی روح اور اس کے بنیادی اصول" کے موضوع پر انگریزی میں ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ بعد میں جرمن زبان میں حضور کی تقریر کا ترجمہ سنایا گیا۔ حاضرین نے تقریر نہائت دلچسپی کے ساتھ سنی۔

بعد میں تبادلہ خیالات کے دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دلچسپ سوالات کے جواب دیئے؛ خلیل احمد ناصر"

تخفیف اسلحہ کے سلسلہ میں ایک نئی عالمی تنظیم قائم کی جائے

تخفیف اسلحہ کی سب کمیٹی میں فرانس کی طرف سے ایک نئی تجویز

واشنگٹن ۲ ستمبر۔ تخفیف اسلحہ کے متعلق چار طاقتوں کے نمائندوں پر مشتمل جس سب کمیٹی کا اجلاس یہاں ہو رہا ہے۔ کل اس میں فرانس کے نمائندہ نے ایک نئی تجویز پیش کی۔ فرانس نے کہا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک نئی عالمی تنظیم قائم کی جائے۔ جس میں تخفیف اسلحہ کے معاہدہ میں شامل ہونے والے تمام ممالک شامل ہوں۔ یہ تنظیم ادارہ اقوام متحدہ سے گہرا رابطہ قائم کر کے کام کرے۔ اور تخفیف اسلحہ کے منصوبے کے سلسلے میں پیش آمدہ مشکلات کا حل تلاش کرے۔

امریکی نمائندے نے اس تجویز پر رائے زنی کرتے ہوئے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ یہ تجویز قانونی نوعیت کی ہے۔ برطانیہ نے تجویز کی حمائت کرنے کا اعلان کیا۔ روسی نمائندے نے اس تجویز پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا میری حکومت ابھی صدر آئزن ہاور کے منصوبے پر غور کر رہی ہے۔ آپ نے کہا اس سلسلے میں جو تجویز بھی پیش کی جائے روس پانچ بنیادی سوالوں کا جواب حاصل کئے بغیر اس پر غور نہیں کر سکتا۔ ان سوالوں میں سے ایک یہ ہے کہ تخفیف اسلحہ کے معاہدہ میں شامل ہونے والے ممالک فوج میں کتنی تخفیف کریں گے۔ اور کتنی فوج باقی رکھیں گے۔

دوسرا اہم سوال یہ ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کا مستقبل کیا ہو گا۔ کیا مغربی ممالک ایٹمی تجربات کو فی الفور بند کر دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں۔ آپ نے کہا اگر ایٹمی تجربات کو بند نہ کیا جائے۔ تو پھر تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں ہر تجویز بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

— سکھر ۲ ستمبر۔ دریائے سندھ میں سیلاب آنے کی وجہ سے ۱۲ گاؤں زیر آب ہو گئے اور ۳ ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔

ارجنٹائن کے دارالحکومت میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا

بونس آئرز ۲ ستمبر ارجنٹائن کی نازک صورت حالات کے پیش نظر کل شام سے ملک کے دارالحکومت میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ صدر ارجنٹائن کی حامی پارٹی نے مارشل لاء کے نفاذ کی تجویز پیش کی تھی۔ اور ایوان نائبین نے اس کی منظوری دی ہے؛

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۵۵ء

اعتراف

روزنامہ تسنیم لاہور کی اشاعت مورخہ ۳۰ر اگست میں اخوان المسلمین کے صدر جناب محمد ایوب صاحب کی وہ تقریر شائع ہوئی ہے۔ جو انہوں نے اخوان المسلمین کے زیر اہتمام کراچی کے ایک جلسہ میں فرمائی۔ جس میں مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے بھی خطاب کیا۔ اخوان المسلمین کے صدر نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ

"چنانچہ ۱۹۵۳ء میں جب پنجاب میں قادیانیوں کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہوا۔ تو مولانا مودودی اور ان کی جماعت اس ہنگامے سے الگ رہی۔ اور اس میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ جس کا اعتراف خود خواجہ ناظم الدین سابق وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں کیا تھا۔ اور صاف صاف کہا تھا۔ کہ اس Direct Action میں صرف احرار اور چند سرپھرے لوگ شامل ہیں۔ اور باقی تمام علماء اور جماعتیں اس اقدام میں شریک نہیں ہیں۔"

(روزنامہ تسنیم مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۵۵ء)

یہ بات پہلی دفعہ ہی نہیں کہی گئی۔ بلکہ پہلے بھی ہفت روزہ "مشیر" کراچی میں کہی جا چکی ہے۔ چنانچہ روزنامہ "نوائے پاکستان" مورخہ ۲۸ر اگست ۱۹۵۵ء میں ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کا مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا ہے۔

"مسلمانوں کو جماعت اسلامی سے یہ شکایت ہے۔ کہ تحریک ختم نبوت میں جماعت اسلامی سرکاری گواہ بن گئی۔ جماعت اسلامی انکار کرتی ہے۔ کہ اس کا سرکار دربار سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہم چونکہ جماعت اسلامی کے مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر ہم سر پر قرآن رکھ کر اعلان کریں۔ کہ جماعت اسلامی اندر خانہ سرکار سے ملی ہوئی تھی۔ تو ہماری بات کا کون اعتبار کرتا ہے۔ لیجئے جماعت اسلامی کے اپنے گھر کی شہادت حاضر ہے۔ ماہنامہ مشیر مجریہ جون ۱۹۵۳ء صفحہ دس پر رقمطراز ہے۔

ماہنامہ مشیر کراچی کا اعتراف

"مگر یہ حقیقت واضح اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی نہ تو اس ایجی ٹیشن کے حق میں تھے۔ اور نہ ہی انہوں نے اور ان کی جماعت نے اس میں کوئی حصہ لیا۔ اس کا علم واضح طور پر سابقہ حکومت کو بھی تھا۔ اور موجودہ حکومت کو بھی ہے۔ جس کی شاہد اول خواجہ ناظم الدین سابقہ وزیر اعظم کی وہ تقریر ہے۔ جو انہوں نے ۱۸ یا ۱۹ مارچ ۱۹۵۳ء کو پارلیمنٹ میں فسادات کے سلسلہ میں کی۔ اس میں انہوں نے دوسرے اسلام پسند عناصر کے ساتھ ساتھ نام لئے بغیر مولانا مودودی اور جماعت اسلامی کی پوزیشن کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

"کونسل آف ایکشن کے بعض علماء جو قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کے حامی تھے۔ ڈائرکٹ ایکشن کے اس لئے خلاف تھے۔ کہ ان کے نزدیک یہ ملک کے لئے مفید ہونے کی بجائے مضر ہوگا۔ اور یہ کہ اس کو چلانے کی جو پالیسی اور طریق کار اختیار کیا گیا ہے۔ وہ بھی ان کے نزدیک غیر اسلامی تھا۔ لہذا ان کی اکثریت نے ڈائرکٹ ایکشن کے اقدام میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔"

(ڈان مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۳ء)

اس سلسلہ میں ہم نے خواجہ ناظم الدین سابقہ وزیر اعظم پاکستان سے وضاحت طلب کی۔ تو انہوں نے صاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ بعض علماء سے ان کی مراد دوسرے علماء کے علاوہ مولانا مودودی اور ان کی جماعت بھی تھی۔

(ماہنامہ مشیر جون ۱۹۵۳ء)

جماعت اسلامی کی منافقت

مشیر نے اس راز کا انکشاف نادانستہ طور پر اس لئے کیا تھا۔ کہ ان دنوں عدالتی تحقیقات جاری تھی۔ اس تحریر کے ذریعہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ جماعت اسلامی تو سرکار سے ملی ہوئی تھی۔ اس کا تحریک ختم نبوت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ لکھنے کو تو "مشیر" نے ایک ناجائز فائدہ اٹھانے اور جماعت اسلامی کا پنڈ چھڑانے کے لئے اصل واقعہ لکھ دیا۔ مگر یہ نہ سوچا۔ کہ مسلمان اس انکشاف سے خبردار ہوں گے۔ تو کس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ وہ جماعت اسلامی کو کیا سمجھیں گے۔ دیکھا آپ نے "صالحین" کے اس گروہ نے اسلام کے بنیادی مسئلہ میں کیا رویہ اختیار کیا۔ اور خواجہ ناظم الدین ایسے سیدھے سادے انسان کو گمراہ کرنے میں کیسی منافقانہ چال چلی۔ ایک طرف تو جماعت اسلامی مجلس عمل میں شامل رہی۔ اور دوسری طرف اندر خانہ خواجہ ناظم الدین سے جا ملی۔ خواجہ صاحب بیچارے کیا کرتے۔ جب مجلس عمل میں سے ایک جماعت اٹھے۔ اور انہیں کہے۔ کہ ہم تو آپ کے ساتھ ہیں۔ مجلس عمل کے ساتھ نہیں ہیں۔ مطلب یہ کہ آپ ان مطالبات کو نہ مانئے اور اڑ جائیے۔ اب یہ راز کوئی راز نہیں رہا ہے۔" (نوائے پاکستان لاہور ۲۸ اگست ۱۹۵۵ء)

ہم اس پر زیادہ تبصرہ نہیں کرنا چاہتے۔ صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب کی اپنی وضاحت بھی۔ جو انہوں نے اپنے بیانات اور تقاریر میں کی ہے۔ کہ آپ احراریوں کی زبردستی دیکھ کر مجلس عمل سے علیحدہ ہو جانا چاہتے تھے۔ مگر آخر تک انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اور یہ موقف جو صدر انجمن اخوان المسلمین کی تقریر اور ہفت روزہ مشیر کی تحریر میں بیان کیا گیا ہے۔ ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری کے اخذ کردہ نتیجہ کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت ان دنوں دورخی چال چل رہی تھی۔ ہمارا اپنا پختہ یقین ہے۔ کہ اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت یہ کھیل نہ کھیلتی۔ تو پنجاب کے فسادات ہرگز وہ صورت اختیار نہ کرتے۔ جس کے نتیجہ میں مارشل لاء کی مدد لینی پڑتی۔

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے۔ کہ جو انسان دوہری چال چل رہا ہو۔ اس کو دونوں طرفوں کو خوش رکھنے کے لئے ہر ایک فریق کے سامنے زیادہ جوشیلا موقف اختیار کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فسادات کے شعلوں کو بھڑکانے میں مودودی صاحب کی ۳۰ر جنوری ۱۹۵۳ء کی تقریر کہ یہاں ہندو مسلم والے فسادات شروع ہو جائیں گے۔ ان کے کئی ایک مزید کرداری مظاہرات اور ان کے نظریہ جبریہ کا معتد بہ حصہ ہے

بشریٰ للمؤمنین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جلد مراجعت فرما ہو رہے ہیں

احباب حضور کی بخیریت واپسی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جو خط لنڈن سے مجھے موصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور بہت جلد واپس تشریف لا رہے ہیں۔ حضور نے اس غلام کو جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

"احباب میں زور سے دعاؤں کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہماری واپسی خیریت سے ہو۔"

اس کے پیش نظر بزرگان سلسلہ صحابہ کرام۔ درویشان اور تمام احباب سے پرزور اور عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور بخیریت واپسی کے لئے اپنی خاص دعائیں وقف کر دیں۔ بالخصوص تہجد کی نماز میں درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی باپ اور محسن و مربی آقا کو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اور حضور ہم میں خوش و خرم واپس آ کر اسلام کی شوکت کو تمام دنیا پر غالب کرنے میں جلد از جلد کامیاب ہوں۔ اور حضور کا یہ سفر ان برکات و فیوض کو پھیلانے کا موجب ہو۔ جو خدا تعالیٰ نے اقوام یورپ و دیگر ممالک میں اسلام کی ترقی کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ مرکز میں صدقات کرنے کی تحریک کر دی گئی ہے۔ بیرونی جماعتوں کے احباب بھی قبولیت دعا کیلئے صدقات و نوافل سے کام لیکر ممنون فرمائیں۔

غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ربوہ

آسان صاحب دہلوی کی وفات پر ایک مختصر نوٹ

اور

بعض بیمار دوستوں کیلئے دُعا کی تحریک

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حال مقیم لاہور

آج کے الفضل سے ماسٹر حسن محمد صاحب آسان دہلوی کی وفات کا علم ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آسان صاحب مرحوم کو میں ایک عرصہ سے جانتا تھا نہایت مخلص اور زندہ دل بزرگ تھے۔ اور مجلس میں گفتگو کا خاص دلکش انداز رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی حاضر جوابی کے سامنے اکثر ذو علم اصحاب کو بھی لاجواب ہونا پڑتا تھا۔ شگفتہ مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت نیک اور سلسلہ احمدیہ کے لئے خاص اخلاص اور قربانی کا جذبہ رکھتے تھے۔ ان کے بہت سے بچے اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ جو انشاء اللہ ان کے لئے قیامت کے دن ایک تاج بنکر زینت کا موجب ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں جگہ دے اور ان کی اولاد کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ آسان صاحب مرحوم ہمارے خاندان کے بہت سے بچوں کے استاد تھے۔ جن میں میری چھوٹی لڑکی امۃ اللطیف سلمہا بھی شامل تھی۔

(۲) کچھ عرصہ ہوا میں نے چند بیمار دوستوں کے لئے دعا کی تحریک کی تھی۔ یعنے حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ و حال افسر لنگر خانہ ربوہ اور مولوی عبد المغنی خان صاحب سابق ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ اور مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر بیت المال قادیان اور شیخ نذیر احمد صاحب برادر محترمی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مخدوم نذیر احمد صاحب آف میانی اور ملک عزیز احمد صاحب ان میں سے حکیم فضل الرحمٰن صاحب تو اللہ تعالےٰ کی مشیئت کے ماتحت وفات پا گئے ہیں۔ احباب دیگر دوستوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ وہ بھی کافی خطرہ کی حالت میں ہیں۔

اسی طرح اطلاع ملی ہے کہ سکندر آباد دکن انڈیا میں محترمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی زیادہ بیمار ہیں۔ شیخ صاحب اس وقت سلسلہ کے قدیم ترین بزرگوں میں سے ہیں۔ انہیں بھی دوست اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ایسے اصحاب کے لئے دعا کرنا ایک قومی فریضہ ہی نہیں۔ بلکہ خود دعا کرنے والے کیلئے بھی برکت کا موجب ہے۔

میں نے دو دوستوں کی وفات کے ذکر کے ساتھ ان دوستوں کے لئے دعا کی تحریک کو اس لئے شامل کر دیا ہے۔ کہ بسا اوقات ایک دوست کی جدائی بیمار دوستوں کے لئے خاص دعا کی محرک بن جاتی ہے۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد لاہور $\frac{۲۷}{۸}$ ۵۵

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی علالت

ربوہ ۳۱ اگست۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب (جنہیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق بغرض علاج لاہور لے جایا گیا ہے) کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ آپ میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے ایکسرے کے نتیجہ میں یہ تشخیص کی ہے۔ کہ جسم میں (FLUID) موجود ہے۔ جو خطرناک نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ کے جسم میں سے پانی نکالا گیا ہے۔ جس کے تجزیہ کے بعد علاج تجویز کیا جائے گا۔

احباب محترم خان صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قافلہ کی پہلی پارٹی بخیریت کراچی پہنچ گئی

دوست حضور کی بخیریت اور بامراد واپسی کیلئے دعائیں جاری رکھیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مقیم لاہور

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی پہلی پارٹی جو حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول اور سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی اور حضور کے بعض بچوں اور عملہ کے بعض افراد پر مشتمل ہے بروز جمعرات بتاریخ ۲۵ اگست بوقت شام ہوائی جہاز کے ذریعہ بخیریت کراچی پہنچ گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ خبر جہاں خوشی اور مسرت کا موجب ہے۔ وہاں اس سے حضرت صاحب کے متعلق جماعت کی دعاؤں کی ذمہ واری بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے ہر کام کی ابتداء اور انتہاء خاص اہمیت رکھتی ہے۔ جن کے متعلق اسلام مخصوص دعاؤں اور رجوع الی اللہ کی تاکید فرماتا ہے۔ پس ان ایام میں دوست خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو پوری پوری صحت خیریت اور بامرادی کے ساتھ واپس لائے۔ اور صحت کے بعد بیش از پیش برکت کی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ موجودہ پروگرام کے مطابق کل بتاریخ ۲۶ اگست لنڈن سے روانہ ہو چکے ہوں گے۔ اور انشاء اللہ رستہ میں سوٹزرلینڈ اور اٹلی اور لبنان میں مختصر سا قیام کرتے ہوئے ستمبر کے پہلے ہفتہ میں کراچی تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالےٰ حافظ و ناصر ہو آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد حال مقیم لاہور $\frac{۲۷}{۸}$ ۵۵

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء کے لئے

درخواستیں مطلوب ہیں

امسال بھی حسب دستور سابق گورنمنٹ کی منظوری کے تحت دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان قافلہ بھجوانے کی تجویز ہے جس کی منظوری کے لئے گورنمنٹ کو درخواست کر دی گئی ہے اس قافلہ میں شمولیت کے لئے حسب ذیل امور کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(۱) جو دوست اس قافلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ کے مطبوعہ فارم پر جو دفتر ہذا سے ارنی فارم کے حساب سے مل سکتا ہے ابھی سے درخواست بھجوا دیں۔ جو دوست اس مطبوعہ فارم پر درخواست معہ متعلقہ کوائف کے نہیں بھجوائیں گے۔ وہ اس قافلہ میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء مقرر کی جاتی ہے۔

(۲) دفتر ہذا کے نام درخواست کے ساتھ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو دیز اکے لئے بھی ارسال فرمائیں۔ تاکہ دفتر ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۳) امسال پاسپورٹ کے نئے قواعد کی بناء پر ہر ایک درخواست کنندہ کو جو کہ اس قافلہ میں شریک ہونا چاہے۔ اور اس کا پہلے پاسپورٹ بنا ہوا نہ ہو۔ ابھی سے اپنے ضلع میں پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے۔ اور جب پاسپورٹ مل جائے۔ تو یہ پاسپورٹ دفتر ہذا کو بصیغہ رجسٹری روانہ کر دیں۔ تا دفتر ہذا ویزا کا انتظام کر سکے۔

(۴) یہ امر بھی اچھی طرح نوٹ فرما لیا جائے۔ کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی وقت اور کافی تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ابھی سے پاسپورٹ کی درخواست کر دینی چاہیئے ورنہ قافلہ کے ساتھ شمولیت ناممکن ہوگی۔ اور دفتر ہذا امسال مجموعی پاسپورٹ نہیں بنائے گا تمام دوستوں کو اپنے اپنے انفرادی پاسپورٹ بنوا لینے چاہئیں۔ تا عین وقت پر مشکل پیدا نہ ہو۔ اور وہ قافلہ کے ساتھ شریک ہو سکیں۔

انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا

(مکرم غلام مجتبیٰ صاحب از کوئٹہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی ایک بڑی دلیل صاحب نظر کے لئے یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ خداوند کریم نے آپ کو وہ جانثار جماعت عطا فرمائی۔ جس کے بچے جوان، مرد اور عورتیں باہمی الفت ومحبت میں سرشار نظر آتے ہیں۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ مومنوں کی تعریف میں فرماتے ہیں" رحماء بینھم (مسلمان) آپس میں ایک دوسرے کے خیرخواہ ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا۔ کہ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کے صحابہؓ کی آپ کے ساتھ یہ محبت و الفت خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور انعام ہے اگر آپ دنیا و مافیہا کے خزائن بھی صرف فرماتے تب بھی ان میں یہ محبت و الفت پیدا نہ کرسکتے۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے اگر جسم میں کسی حصہ کو کوئی گزند یا تکلیف پہنچے تو تمام اعضاء جسم اس حصہ کی تکلیف سے متاثر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی آخرین منھم لما یلحقوا کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی مصداق ہے۔ تو ضروری ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت بھی صحابہؓ کی طرح آپس میں محبت و الفت کا دم بھرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

جب ہم اس نہج پر جماعت احمدیہ کو پرکھتے ہیں تو دل خدا تعالیٰ کی توصیف و تعریف سے جوش میں آتے ہیں۔ اس تمہید کی واضح مثال حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی ذات بابرکات ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت پر روشن ہے آپ ایک نہایت اعلیٰ پایہ خاندان کی فرد تھیں جو علوم باطنی سے ممتاز تھا اور باوجود دنیاوی وجاہت میسر آنے کے فقیرانہ اور درویشانہ طرز زندگی ان کا شعار تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک اور ایماء سے آپ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جیسے عظیم الشان برکتوں والے انسان سے ہوئی۔ پھر آپ کو طبقہ اناث میں امتیاز دیا گیا۔ یعنی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عورتوں میں سب سے پہلے بیعت کی۔ مشیت ایزدی سے آپ خوردسال بچوں کے ساتھ بیوہ ہوگئیں۔ لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔ اور دیار حبیب میں بچوں کی تربیت ایسے احسن طریق سے فرمائی کہ وہ دنیوی علوم میں فاضل اور دینی غیرت میں نمونہ ہیں۔ الحمدللہ

حضرت اماں جی۔ شفقت علی خلق اللہ کی زندہ تصویر تھیں۔ اور آپ کی شفقت رحیمی ایسے طریق سے مخلوق اللہ پر جاری وساری تھی جیسے بادل سے موسلادھار بارش برستی ہے۔ یا ایک بحر ذخار موجیں مار رہا ہو۔ راقم الحروف ان بے شمار فیض یافتہ احسان مندوں میں سے ایک ہے۔ جن کو محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل آپ کے ساتھ تعلق رہا ہے۔ اب جبکہ آپ عالم جاودانی میں خدا تعالیٰ کی محبت بھری گود میں ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات کے احسانات ایک ایک کرکے آنکھوں کے سامنے آرہے ہیں۔

وفور محبت اور جذبات کی فراوانی کی وجہ سے قلم رک رک جاتا اور سوچتا ہوں کہ کون کونسے احسانات کو درج کروں اور کون کونسے چھوڑ دوں۔ آپ کی غرباء پروری اور محبت وشفقت کی وجہ سے مفلوک الحال اور یتامیٰ بچے اور بچیاں بیسیوں کی تعداد میں آپ کے ہاں بچپن سے جوانی تک رہے آپ نے ستم زدوں کی ماں جایوں جیسی تربیت فرمائی اور مناسب رشتہ سمجھ کر ان کو مناکحت کے حلقہ میں پرو دیا۔ اور وہ بے گھر بچے اب شادمانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بیریاں۔ ٹھلونڈی۔ قادرآباد اور دیگر نزدیک کے دوسرے دیہات سے غریب بیمار عورتیں بچے علاج کے لئے آتے۔ تو آپ کا گھر ہی ان کے لئے ملجا وماویٰ تھا۔ آپ کبھی بھی ان کی بیماری۔ تنگدستی کی وجہ سے کبیدہ خاطر نہ ہوتی تھیں۔ بلکہ ہر طرح سے ان کی مدد اور ڈھارس بندھانے میں کوشاں رہتی تھیں۔ ان کے لئے پرہیزی کھانے تیار ہو رہے ہیں۔ کپڑے دھلائے جارہے ہیں۔ دوائیں تیار ہو رہی ہیں۔ الغرض میری ان آنکھوں نے وہ وہ عجیب پر اثر نظارے دیکھے ہیں۔ جن کی یاد ابھی تک میرے قلب ودماغ پر مستولی ہے اور میں بذات خود آپ کی محبت وشفقت اور مادرانہ سلوک کو یاد کرتا ہوں۔ تو جسم کا رواں رواں مجسم دعا بن جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بات بالکل درست معلوم ہوتی ہے کہ ہر ایک ہی خیال کرتا تھا کہ حضرت اماں جیؓ کا سلوک میرے ساتھ دوسروں سے بڑھ کر ہے۔

اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آپ کی روحانی اور شفقت کی توجہ ہر ایک پیر وجوان پر ایک جیسی تھی۔ میں جب ۱۹۳۱ء کے دسمبر میں قادیان دارالامان پہنچا۔ تو قسمت کی خوبی مجھے کشاں کشاں "دواخانہ نورالدین" میں لے آئی۔ پس اس کے بعد میری اس ناپائیدار زندگی کا ہر دن اپنی بے تابانی میں پہلے سے بڑھ کر چڑھتا تھا۔ حضرت اماں جیؓ چند روز میں ہی میرے ساتھ ایسی واقف ہوگئیں کہ گویا غلام مجتبیٰ بھی گھر کا ایک فرد ہی ہے۔ آپ اس راقم الحروف کے ساتھ انتہائی محبت کا اظہار فرمایا کرتی تھیں۔

امراء میں یہ طریق ہے کہ ملازم کو الگ تھلگ، کھانا وغیرہ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں کا ڈھنگ ہی اور تھا۔ ماہ رمضان المبارک میں خاکسار گیسٹ ہاؤس سے اٹھ کر آتا۔ تو آپ اپنے خاص کمرہ میں خاکسار کو سامنے بٹھا کر وہی کھانا کھلاتیں۔ جو صاحبزادگان کو دیا جاتا۔ اللہ اللہ میں بھی کیا خوش قسمت ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل آپ کے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کو آپ کے رنگ میں رنگین دیکھا امراء اور دیگر لوگوں میں اپنے ملازمین کو حقارت سے بلانے کا عام رواج ہے۔ چھیدن۔ کلّن۔ شبراتی خیراتی وغیرہ ہیچ قسم نام اسمات پر شاہد ہیں۔ لیکن میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ کہ ان سات سالوں میں جو آپ کے قدموں میں گذرے دوسرا نام رکھنا تو درکنار کسی نے مجھے میرے نام سے بھی نہیں پکارا بلکہ قومیت شیخ ہونے کی وجہ سے سب شیخ صاحب ہی کہتے تھے یہ کوئی خودستائی نہیں بلکہ اس واقعہ بیان کرنے کے لئے لکھنا پڑا ہے کہ شاید دوسروں کو نصیحت ہو۔ آپ کی زندگی کا بڑا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ غرباء بچے اعلیٰ تعلیم سے متصف ہوں اور بے گھروں کے گھر آباد ہوں چنانچہ ۱۹۳۳ء میں جب میں نے اماں جیؓ کو کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے۔ تین دن کی رخصت دی جائے۔ تو آپ بہت حیران ہوئیں۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ اچھا ہوا۔ ورنہ میں خود بھی اس فکر میں تھی۔ میں دواخانہ میں دوائیں وغیرہ کوٹتا ہوتا تو آپ بہ نفس نفیس کھانا لے آتیں۔ اور آپ اپنے نطق مبارک سے فرماتیں۔ "شیخ صاحب کھانا لے لو"

صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب عمر حصول علم کے لئے دہلی تشریف لے گئے۔ احباب جماعت دعوتوں میں حضرت اماں جیؓ اور جملہ خاندان کو بلاتے تھے۔ دعوتی کارڈوں میں صاحبزادہ موصوف کا نام بھی ہوتا۔ تو آپ ان کی جگہ فرماتیں "شیخ صاحب کو لے چلو" میں اس محبت بھرے فقرہ کو کہاں تک طول دیتا چلا جاؤں۔ قلم و قرطاس ان باتوں کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ بلکہ روح قلب ہی ان کی صحیح جگہ ہے۔ پس میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنی جناب سے اماں جیؓ کو اعلیٰ علیین میں مقام مراد پر فائز فرمادیں ذالک الفوز العظیم

اے رب رحیم۔ جیسے وہ تیری مخلوق کے ساتھ شفقت اور محبت کا سلوک کرتی تھیں۔ تو بھی ان کو اپنی جوار رحمت سے نواز اور ان کی اولاد و احفاد ذکور و اناث کو اپنی رحمتوں۔ برکتوں اور کرم نوازیوں سے ممتاز فرما۔ اور میری سب سے بڑی آرزو یہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ان مکارم اخلاق کو اپنائے۔ جن کو صاحب مکارم اخلاق صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جاری فرمایا تھا۔ اور بعد زمانہ کے بعد آپ کے مسیح و مہدی علیہ السلام نے ان کو دوبارہ دنیا میں جاری فرمایا۔ جن کی بہترین تصویریں حضرت اماں جانؓ تھے۔ حضرت میر محمد اسحاقؓ حضرت ام طاہرؓ اور حضرت اماں جیؓ تھے۔ اے خداوند کریم تو ہم سب کو اعلیٰ اخلاق سے وافر حصہ عطا فرما اور ہمارے اسلاف کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے نیک نمونے ہمارے سامنے رکھ تا ہم اسی رستہ پر گامزن ہوں۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

اسوقت کا جہاد تبلیغ اسلام ہے

(از ارشادات سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ خطبہ جمعہ ۲۶ اپریل)

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمادیا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ دو طرح سے ہوتا ہے کبھی تلوار کے ذریعہ سے اور کبھی تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے ذریعہ سے موجودہ زمانے میں چونکہ وہ حالات موجود نہیں جن میں تلوار کا جہاد ضروری ہوتا ہے اسلئے اب تلوار کے جہاد کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے جہاد کا وقت ہے"

امام موعودؑ کا انتظار

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

سردار الانبیاء حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صادق غلام آج سے نصف صدی قبل قادیان کی مقدس بستی سے کھڑا ہوا۔ تو غیر قوموں نے تو بوجہ اسلام سے کینہ وبغض رکھنے کے اس امام موعود کا جو اسلام کی تائید وحمایت کے لئے کھڑا ہوا۔ انکار و مقابلہ کرنا ہی تھا۔ خود مسلمان کہلانے والوں نے بھی اس کی تکذیب ومخالفت شروع کردی۔ اور اس کے دعویٰ ماموریت کو غلط محض ثابت کرنے کے لئے ہر جائز وناجائز حربہ استعمال کیا۔ اور وہ سب کچھ کہا۔ جو بعثتِ مسیح موعودؑ سے قبل کے صلحاء بطور پیشگوئی بتا چکے تھے۔ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر اس کے زمانہ کے لوگ اسے یہ یہ کہیں گے۔ چنانچہ نواب محمد صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی نے اپنی تصنیف "حجج الکرامہ" کے صفحہ ۳۶۳ پر لکھا ہے۔ کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ تو علمائے وقت اسے کہیں گے۔ کہ تو اسلام کی دیواروں کو مسمار کر رہا ہے۔ غرض علماء اس کے سخت مخالف ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ واقعات نے ثابت کردیا۔ کہ جو کچھ نواب محمد صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب "حجج الکرامہ" میں اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنے "مکتوبات" میں زمانہ مسیح موعودؑ کی نسبت فرما گئے تھے۔ وہ سب کچھ پورا ہوا۔ اور یوں اس زمانہ کے فرستادہ مامور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر یہ امور مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ وہ مسلمان علماء اور عوام جو آپ کی آمد سے قبل نہایت شدومد سے ایک امام موعود کے منتظر تھے۔ اور آپ کے دعویٰ کرنے پر آپ کو (نعوذ باللہ) کاذب قرار دے کر کسی اور شخصیت کے نہایت بے تابی سے متلاشی دکھائی دیتے تھے۔ کس قدر تعجب انگیز امر ہے۔ کہ اپنے "مزعومہ امام" کا ظہور نہ پاکر آہستہ آہستہ اسکی آمد کے عقیدہ سے ہی سر مو انحراف کر رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بعد کسی ایسے روحانی شخص کی نسبت (جس سے آخری زمانہ میں مسلمانوں کے اندر دورِ روحانیت عود کر آئے۔ اور اسلام مغلوبیت سے نکل کر پہلی کی سی بہار دکھانے لگے۔ اور مذاہب باطلہ دینِ حق کے مقابل شکست کھائیں) کی واضح پیشگوئی کی ہی نہیں۔ اور ایسے انسان پر ایمان لانا کوئی ضروری امر نہیں۔

اگر تو عوام کی طرف سے ایسے خیالات کا اظہار کیا جاتا۔ تو ہم ایک حد تک انہیں معذور خیال کر سکتے تھے۔ لیکن تعجب تو یہ ہے۔ کہ ایسے خیالات کا اظہار بعض علم وفضل کے مدعی حضرات کی زبان وقلم سے ہو رہا ہے۔ (جیسا کہ ناظرین کرام "الفضل" کی گذشتہ دو اشاعتوں ۱۲/۱۳ جولائی میں مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد بی۔اے کے ایک مضمون میں ملاحظہ فرما چکے ہیں)

سوال یہ ہے کہ اگر امام موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر علمائے ربانی اور صلحائے امت نے پیشگوئیاں نہیں فرمائی تھیں۔ اور یہ برگزیدہ انسان کوئی خاص اہمیت نہ رکھتا تھا۔ جس سے وابستگی پیدا کرنا مسلمانوں کے لئے لازم تھا۔ تو پھر علماء اور دیگر لاکھوں مسلمان کیوں اس کی آمد کے صدیوں سے منتظر رہے۔ اور کیوں زمانہ حال کے علماء۔ صوفیاء اور گدی نشین حضرات نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی بعثت سے قبل اور مابعد مسلمانوں کو امام موعود کی ذات سے آشنا کیا۔ اور کیوں نہایت زور وشور سے اس کی تائید میں بڑے بڑے جلسوں میں تقریریں کی جاتی رہیں۔ اور کیوں ہزاروں رسائل واخبارات و اشتہارات اور کتب لکھ لکھ کر اور شائع کرکے ایک غلط اور بے بنیاد "عقیدہ" کا پراپیگنڈا کیا جاتا رہا۔ اہل علم حضرات کا ایسا قدم اٹھانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک فی الحقیقت احادیث صحیحہ وغیرہ میں ایسی نصوص صریحہ موجود تھیں۔ کہ جن کی بناء پر خواص وعام مسلمانوں کے نزدیک امام موعود کا آنا مسلمہ امر تھا۔ لیکن اب اس عقیدہ سے بیزاری کا اظہار علماء اور عوام مسلمانوں کی اپنے "مزعومہ امام" کے عدم ظہور کے باعث سخت مایوسی کا واضح اور کھلا ثبوت ہے۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امام الزمان مہدی دوراں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں
مہدیٔ موعودِ حق اب جلد ہوگا آشکار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہوگئے منکر یہی دیں کے منار
(درثمین)

منصف مزاج حضرات! خدارا ذرا غور فرمائیں۔ کہ اگر یہود ونصاریٰ کا حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد وصداقت سے انکار صریح انبیاءؑ کی پیشگوئیوں کا انکار ہے۔ تو آج جو لوگ مسلمان کہلا کر الامام المہدی سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کا عملاً انکار کر رہے ہیں۔ انہیں کیونکر حق وصداقت پر سمجھا جا سکتا ہے۔

ہم یہ بتانے کے لئے کہ اس زمانہ میں ایک امام موعود کا کس بے تابی اور اضطراب سے مسلمانوں کے ہاں انتظار کیا جا رہا تھا۔ ذیل میں تین چار حوالجات ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ اہل انصاف غور فرماویں کہ تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے آغاز میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا مسئلہ کس قدر اہمیت رکھتا تھا۔ اور آج کس طرح حقائق سے آنکھیں پھیرتے ہوئے بعض علماء اور اکثر عوام اس عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلحائے امت کی پیشگوئیوں اور اقوال کو نہایت بے دردی سے نظر انداز کر رہے ہیں۔

(۱) نواب محمد صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بارہ سو ستتر سال گذرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام اور علامات قیامت کا پاس آلگا۔ اور علماء نے ظن اور تخمین سے تاریخ ظہور مہدی لکھی ہے۔ پر علم حقیقی اس کا حوالہ علم خدائے پاک ہے۔ کسی نے کہا۔ بعد نو سو سال ہجرت کے اور کسی نے کہا۔ بعد بارہ سو برس کے ہجرت سے اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا تھا کہ بعد بارہ سو اور اڑسٹھ سال کے ہجرت سے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول میں لکھا ہے۔ کہ ظہور مہدی کا بظن وتخمین علماء ظاہر وباطن نے اوائل تیرہ صدی میں لکھا ہے لیکن تاریخ ظہور مہدی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوئی۔ اور یہ سب قیاسات گذر گئے۔ اور مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوئے۔ لیکن جب سارے قول علماء کے جمع کئے جاتے ہیں تو یہ بات بالجزم ثابت ہوتی ہے کہ خروج مہدی علیہ السلام کا بارہ سو برس کے بعد ہجرت سے ہوگا۔ اور تیرہ صدی سے نہ زیادہ گذرے گا۔ کہ آپ ظہور فرما دیں گے۔ اور جو بالفعل تیرہ صدی ہے۔ اور نوے و ایک برس اس صدی کے بھی گذر گئے۔ اور مہدی نے ظہور نہ کیا۔ ذہن میں آتا ہے۔ کہ ظہور آپ کا سرے پر چودہ صدی کے ہو۔ اس لئے کہ بعض روایت میں آیا ہے۔ کہ شروع مائۃ پر آپ کا ظہور ہوگا۔ اگرچہ "ما نصف اول صد سال داخل اول صد ہے۔ کیونکہ آپ مجدد دین ہیں۔ اور ہر مجدد ہر زمانہ میں شروع صدی پر ظاہر ہوا ہے۔ اور مطابق روایت مشہور کے عمر مہدی کی وقت ظہور کے چالیس برس کی ہوگی۔ اور جو فتنے کہ مقدمات ظہور ہیں۔ وہ عالم میں جاری اور ساری ہیں۔ اور دلالت کرتے ہیں اوپر قرب ظہور کے اور جو علامات صغریٰ قیامت احادیث و آثار میں وارد ہیں۔ وہ بالکل دنیا میں واقع ہوگئے۔ فقط ظہور علامات باقی ہے۔ اور مقدمہ ظہور علامات کبریٰ کا خروج مہدی علیہ السلام ہیں۔ .... ؎

زمانہ مہدیٔ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا

(دیکھو غنیۃ القاری ترجمہ ثلاثیات البخاری مع تتمیمۃ الصبی فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبی صلعم تالیف مطبع محمدی لاہور۔ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ)

(باقی)

شعبۂ تربیت و اصلاح اور نماز تہجد

جملہ قائدین حضرات کی فوری توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جہاں وہ شعبۂ تربیت و اصلاح کی سال رواں کی مکمل سکیم کو اپنانے کی کوشش کریں۔ وہاں خصوصیت سے تہجد کی نماز کے حصہ پر غیر معمولی توجہ دیں۔ اس مقصد کے لئے ہر جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات کو باقاعدگی سے تہجد کی نماز کے لئے خدام کو جگانے کا انتظام کیا جائے۔ اور اس مساعی کے نتیجہ میں جو خدام تہجد کی نماز ادا کرنے کے عادی ہو جائیں۔ ان کا ستمبر کی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اول اور دوم آنے والی مجالس کے نام دعا کے لئے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (قائم مقام مہتمم تربیت و اصلاح)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

از مورخہ ۶/۸/۵۵ تا مورخہ ۲۸/۹/۵۵

(۲)

۳۲ - بیگم چودھری بشیر احمد صاحب کراچی (قربانی قادیان) ۳۰-۰-۰

۳۳ - بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی 〃 ۳۰-۰-۰

۳۴ - اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ڈیرہ دول چال لاہور 〃 ۲۵-۰-۰

۳۵ - حشمت بی بی صاحبہ بذریعہ محمد منیر صاحب لاہور منجانب بابو محمد حنیف صاحب مرحوم 〃 ۲۵-۰-۰

۳۶ - بیگم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب لاہور 〃 ۲۵-۰-۰

۳۷ - بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۳۸ - بیگم مرزا محمد صادق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کوئٹہ 〃 ۲۰-۰-۰

۳۹ - امۃ الحفیظ صاحبہ بذریعہ خواجہ خدا بخش صاحب سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

۴۰ - ڈاکٹر نور الدین صاحب ملدہ ملہی سیالکوٹ (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۴۱ - اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ 〃 ۲۵-۰-۰

۴۲ - شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال لنڈا بازار لاہور 〃 ۲۵-۰-۰

۴۳ - حافظ عبد السلام صاحب ربوہ 〃 ۲۵-۰-۰

۴۴ - حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ 〃 ۲۵-۰-۰

۴۵ - مرزا منور بیگ صاحب برادرس برادرز کوئٹہ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۴۶ - صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۴۷ - نواب محمد احمد خان صاحب ربوہ 〃 ۲۵-۰-۰

۴۸ - چوہدری رشید احمد صاحب کراچی (برائے امداد درویشاں) ۲۰۰۰-۰-۰ دو ہزار روپیہ

۴۹ - اللہ دتہ صاحب عصرانہ سیالکوٹ (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۵۰ - محمد یونس صاحب نوکوٹ سندھ 〃 ۲۵-۰-۰

۵۱ - ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب انچارج قاضیاں ضلع راولپنڈی (برائے کھانا یتامیٰ) ۲۵-۰-۰

۵۲ - خالد محمود بھٹی صاحب بریگیڈ ایل۔ اے۔ ڈی لاہور کینٹ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۵-۰-۰

۵۳ - والدہ صاحبہ ملک امام دین صاحب کراچی (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۵۴ - چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر ربوہ 〃 ۲۵-۰-۰

۵۵ - نانی صاحبہ ملک امام دین صاحب کراچی 〃 ۲۵-۰-۰

۵۶ - ملک امام دین صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

۵۷ - 〃 〃 از طرف والد صاحب 〃 ۵-۰-۰

۵۸ - 〃 〃 〃 سگی والدہ صاحبہ 〃 ۵-۰-۰

۵۹ - 〃 〃 〃 سوتیلی والدہ صاحبہ 〃 ۵-۰-۰

۶۰ - 〃 〃 〃 نانی صاحبہ 〃 ۵-۰-۰

۶۱ - چودھری عطاء اللہ صاحب نمبردار ظفروال معبد ظفروال ضلع سیالکوٹ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

۶۲ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس سپیشل کالج کراچی 〃 ۱۰-۰-۰

۶۳ - خواجہ محمد شفیع صاحب پلیڈر چکوال (امداد درویشاں) ۱۵-۰-۰

۶۴ - مرزا صالح علی صاحب شاہ فارم بنی سرروڈ سندھ 〃 ۱۴-۰-۰

۶۵ - ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کراچی بذریعہ بیگم مرزا رشید احمد صاحب (صدقہ عام) ۲۰-۰-۰

۶۶ - ملک امام دین صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۲۵-۰-۰

۶۷ - خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ڈی او ربوہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۶۸ - ماسٹر عبد الرحیم صاحب جہلم (امداد درویشاں) ۱۹-۰-۰

۶۹ - خواجہ نذیر احمد صاحب ابن خواجہ شمس الدین صاحب ڈھاکہ 〃 ۱۰-۰-۰

۷۰ - حاجی محمد منشی صاحب لائلپور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب 〃 ۵-۰-۰

---

(۱) داخلہ امتحان سینئر سروسز کلاس

تیسری ٹرم (۱۵/۹/۵۵ تا ۱۳/۱۱/۵۵) کا داخلہ ۱۰/۹/۵۵ کو شروع ہوگا۔ فیس ٹرم لازمی مضامین ۶۰/- روپے۔ اختیاری مضامین کی ۱۰/- فی مضمون۔ خواہشمند احباب

Adviser central Superior services competitive Examination class, University Oriental collage

سے ملاقات یا خط و کتابت کریں۔ (سول لاہور ۲۸/۸/۵۵)

(۲) وظائف پوسٹ گریجوایٹ سوشل ورک ڈپلومہ کورس

مالیت ۸۰/- و ۵۰/- برائے ضرورتمند طلبہ۔ درخواستیں ۱۰/۹/۵۵ تک مطلوب۔ کورس دو سالہ اوقات تعلیم ملازمین کے لئے بھی موزوں

شرائط:- گریجوایٹ یا سوشل ورک میں تجربہ رکھنے والے غیر گریجوایٹ جن کو certificate of competency ملے گا۔ مزید معلومات Department of Social work University of the Punjab Lahore سے حاصل کریں۔ (سول لاہور ۲۹/۸/۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے برادر قصور میں مقیم ہیں۔ ان کی بیوی اور آپ خود اور ان کے بچے بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

شیخ غلام محی الدین محمد اکرم۔ قصور

(۲) غلام سرور خان درانی آف سرڈھکی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کو آجکل بہت تکلیفات درپیش ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

سعد اللہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

(۳) میرا چھوٹا بھائی بشیر احمد عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین

عنایت اللہ سیکرٹری مال گرمولا شیخوپورہ

---

۷۱ - کلثوم، ناصر و مسعود طارق صاحب۔ معرفت احمد الدین صاحب کوچہ چابک سواراں غلطیاں لاہور۔ صدقہ برائے مستحق درویشاں ۱۰-۰-۰

۷۲ - ہاجرہ بیگم صاحبہ ننگل ادر بیرہ ڈاکخانہ شرقپور ضلع شیخوپورہ (امداد درویشاں) ۱۵-۰-۰

۷۳ - ملک سیف اللہ صاحب خالد لائلپور۔ بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۷۴ - شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور 〃 ۲-۰-۰

۷۵ - صابرہ راجہ صاحبہ پسرور ضلع سیالکوٹ 〃 ۵-۰-۰

۷۶ - بیگم صاحبہ ملک صاحب خان نون صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر سرگودھا (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۷۷ - بیگم سید ارتضیٰ صاحب کراچی (بکرا برائے درویشاں) ۲۵-۰-۰

۷۸ - حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپوری لاہور (شکرانہ و صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

۷۹ - ملک عنایت اللہ صاحب بذریعہ ملک منیر احمد صاحب نثار بیرو لشاری سندھ (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

۸۰ - ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ ایم۔ بی بی ایس معرفت سید ظہور احمد صاحب وٹرنری کالج لاہور (امداد درویشاں) ۲۵-۰-۰

۸۱ - ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور (صدقہ بکرا برائے مستحق درویشاں) ۳۰-۰-۰

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی اطلاع ۱۵ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز میں آنی ضروری ہے

تفصیلات کیلئے دیکھیں رسالہ خالد ماہ ستمبر ۵۵ء (نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہیروشیما ـ ایٹم بم کا پہلا شکار

۱۶ اگست ۱۹۴۵ء کو صبح ۸ بجکر ۱۵ منٹ ہوئے ہوں گے کہ کسی زبردست دھماکہ کے بغیر کوئی بم پھٹا ـ حادثہ بظاہر معمولی تھا لیکن ہیروشیما کی سوا دو لاکھ شہری آبادی میں سے ایک لاکھ مرد عورتیں بچے چند گھنٹوں میں دنیا سے اٹھ گئے ـ

صرف چھ آدمی بچے جن کے ہوش وحواس سلامت تھے اور وہی لاکھوں موتوں کی یہ لرزہ انگیز داستان سنانے کو زندہ رہ گئے ہیں ایک مس تو شیکو ساساکی ہیں ـ ٹین کے کارخانے کی کلرک ـ دوسرے ڈاکٹر فوجی خوش حال اور تنہائی پسند ڈاکٹر ایک بیوہ جس کے بچے بھی ہیں مسز نکامورا ـ فادر کلینزرج ـ جرمن پادری ـ ڈاکٹر ٹیرہ فومی ـ ریڈکراس ہسپتال کا نوجوان ـ ڈاکٹر ـ روز میتھوڈسٹ ـ چرچ کا پادری ٹنی موٹو ـ

ان میں سے ہر ایک کی داستان ہیبت ناک ہے مثال کے طور پر ڈاکٹر ٹیلنی موٹو نے بعد میں تحقیقات کرنے والوں کو جو کچھ بتایا اس کو مختصر لفظوں میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے

رات بہت بے چین گذری ـ کیونکہ ہیروشیما جو اب تک محفوظ تھا ۲۹ بمباروں کا نشانہ بننے کی افواہیں سنیں جا رہی تھیں ـ صبح تڑکے میں اٹھا کہ اپنا بندھا ہوا مختصر سا سامان شہر سے نکال کر ایک دوست کے ہاں لے جاؤں اور وہیں کچھ عرصہ آرام کروں تھکن کے باوجود میں نے ناشتہ خود ہی تیار کیا اور ایک ہاتھ گاڑی میں کھینچتا ہوا اپنے امیر دوست کے مضافاتی گھر کی طرف لے چلا جب آخری منزل کے قریب پہنچا تو تھک چکا تھا ـ یہ جگہ آرام دہ اور خوشگوار تھی ـ سانس لینے کو تھما ـ سائرن وہ آواز دے چکا تھا ـ جس کے معنی ہوتے ہیں ـ کہ اب اطمینان ہے کہ راستے میں آسمان پر ایک زبردست روشنی پھیلی اور مشرق سے مغرب کو گئی ـ دھماکہ کی کوئی آواز نہ تھی ـ

معلوم ہوتا تھا کہ سورج کا ٹکڑا ٹوٹ کر گرا ہے ـ اس وقت ہم تک شہر سے کوئی دو میل کے فاصلہ پر پہاڑی ملاتے میں تھے ـ میں نے گھبراہٹ میں خود کو دو چٹانوں کے درمیان باغیچہ میں منہ کے بل گرا دیا ـ نہ کوئی شور ہوا نہ پکار ـ تڑ تڑ کر کے قریبی مکان کی کھڑکیاں ـ ملبہ ٹائل ادھر ادھر آ پڑے اور میں ان میں دب گیا ـ

بہت دیر بعد جب میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوفناک بم ٹھیک یہیں گرا ہے ـ اور چاند کی طرح گرد وغبار ساری فضا پر چھایا ہوا تھا ـ دہشت کے عالم میں جب میں گلی سے باہر نکلا تو ہر طرف مکانات ڈھیر ہوئے پڑے تھے ـ

خندقوں میں چھپے ہوئے سپاہی اپنے سوراخوں سے زخمی حالت میں نکل رہے تھے ـ سب کے لبوں پر خاموشی کی مہر تھی اور جسم لہو لہان ـ ذرا دیر بعد فضا میں اندھیرا چھاتا چلا گیا ـ

جہاں تک نظر جاتی تھی دھواں ہی دھواں تھا ـ گھروں سے شعلے اٹھ رہے تھے ـ تھوڑی دیر بعد کنکروں کے برابر موٹی بوندیں ان خوفناک بادلوں سے ٹپکنے لگیں ـ یہ وہی بوندیں تھیں جو گرم مرطوب اور زہریلے دھوئیں سے بن رہی تھیں ـ صبح کو ہوا کا پتہ نہ تھا اور حبس کی کیفیت تھی ـ لیکن اب زوروں کی ہوا چل رہی تھی اور ہوا تیز ہونے سے شعلے لپک رہے تھے اور ان جلتے ہوئے بچوں ـ عورتوں کی مدد کرو ـ بچاؤ بچاؤ کی پکار بلند ہو رہی تھی ـ کوئی بچانے والا نہ تھا ـ

لوگ پکار رہے تھے کہ امریکنوں نے شہر میں آگ پکڑنے والی گیس چھڑک دی ہے اور اب سارے شہر کو آگ لگا رہے ہیں ـ بڑے بڑے درخت زہرے ہو گئے تھے ـ اور چھوٹے زمین سے اکھڑ کر ہوا کے ساتھ اڑ گئے ـ

دوپہر تک ہر طرف موت تباہی اور طوفان تھا ـ اور صحیح سالم آدمی نظر نہیں آتا تھا ـ ٹینی موٹو نے بیس برس کی ایک جان پہچان کی عورت مسز کامائی کو دیکھا وہ اپنی مردہ بچی کو چھاتی سے لگائے ہوئے زمین پر گھسٹ رہی تھی ـ اس نے ٹینی موٹو کو دیکھتے ہی آواز دی " کہیں سے میرے شوہر کو ڈھونڈ کر لا دو ـ میں یہ بچی اسے دکھانا چاہتی ہوں ـ اسے بچی سے بڑی محبت ہے "

ٹینی موٹو جانتا تھا کہ اس کا شوہر فاکسٹر فوجی بارک میں خود بھی جل کر خاک ہو چکا تھا ـ لیکن اس نے گردن جھکا کر کہا ـ اچھا کوشش کروں گا ـ اور وہاں سے نکل گیا ـ

شام کے وقت ایک جاپانی ہیرا کانا سے آیا اور اس نے دور سے لاؤڈ سپیکر پر کہا " صبر کرو ـ ہم جہازی ہسپتال لے کر آتے ہیں " ـ لیکن وہ جہازی ہسپتال کبھی نہ آیا ـ

رات کو گرمی بڑھ گئی ـ حد نظر تک شعلے ہی شعلے تھے ـ ٹینی موٹو جن لڑکیوں کو آگ سے بچا کر حفاظت کی جگہ اٹھا لایا تھا ـ ان میں سے چھوٹی نے کہا " مجھے سردی چڑھی ہے " اپنے گرم کپڑے اور کمبل اس پر ڈال دیئے گئے ـ لیکن وہ کانپتی رہی ـ ہزاروں آدمیوں کی طرح اس کا سارا جسم بھی ابلے ہوئے کچے گوشت کی طرح ابلا ہوا تھا ـ پھر وہ چلائی " میں سردی سے مری جاتی ہوں " بالآخر ٹھنڈی ہو گئی ـ

کوئی بیس مرد وزن دریا کے کنارے ریت کے تودے پر جان بچائے کھڑے تھے ـ ٹینی موٹو نے انہیں کشتی کے ذریعہ پار لگانا چاہا ـ لیکن وہ کشتی سے اترنے کی سکت نہ رکھتے تھے ـ مجبوراً ٹینی موٹو نے ایک عورت کا ہاتھ تھاما ـ لیکن اس کے ہاتھ کی پوری کھال دستانے کی طرح ٹینی موٹو کے ہاتھ میں آگئی ـ سب کا یہی حال تھا اور رات ہونے ہوتے ان کے جسم سے بدبو آنے لگی تھی جیسا کہ شہر اور ہسپتالوں سے زخمیوں اور مردوں کی بدبو ہوا میں زہر پھیلا رہی تھی ـ

زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے والا کوئی نہ تھا ـ جاپانی سپاہی جو بچ رہے تھے دشمن کے جاسوس اور اس سرگرمیوں کی تحقیقات کرتے پھر رہے تھے ـ

جو بچے زخمی اور بیمے مرے نہیں تھے وہ اسے ایک تفریح سمجھتے تھے ـ جب شہر میں کوئی کارخانہ آگ لگنے سے بھڑکتا تھا کوئی زور کا دھماکہ ہوتا تھا تو بچے ایک دوسرے کو آواز دیتے تھے " دیکھو دریا میں کیسے مزے کی پرچھائیں نظر آ رہی ہے "

گیارہ دن اسی طرح گذر گئے اور بارھویں دن جب ٹینی موٹو پھر شہر میں داخل ہوا تو اسے تھکن اور بیماری کا احساس ہوا اور وہ جان پہچان کے ایک گھر میں کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا جسے بعد میں ریڈیو ایکٹو فضا (شعاعی لہروں) کے زہریلے اثرات بتایا گیا ـ علاج ہو جانے کے بعد وہ ایک مضافاتی شہر میں آباد ہو گیا ـ اور اب اس کی بینائی پہلے سے بہت کمزور ہے وہ ان واقعات کو بیان کرتے ہوئے تھراتا ہے اور رات کو چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے ـ

آج وہ ہیروشیما موجود نہیں اس کے ملبے پر دوسرا ہیروشیما بس رہا ہے ـ باہر کے لوگ وہاں آباد ہوئے ہیں ـ

دس سال پہلے کی صرف ایک عمارت باقی ہے جسے یادگار کے طور پر برقرار رکھا گیا ہے ـ اور ہر ایک جاپانی اسے ایک ایسے تیرتھ کی طرح دیکھنے آتا ہے جہاں جنگ کے خلاف خاص کر امریکہ کی آدم خور جنگ کے خلاف نفرت کا ایک ستون کھڑا ہے ـ

(المصلح کراچی)

جانوروں کے لئے راشن کارڈ

منیلا ۲ ستمبر ـ اگست پیکنگ ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اشتراکی چین کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہی علاقوں میں کام کرنے والے جانوروں کو بھی اب ان کے دیہاتی مالکوں کی طرح راشن کارڈ دیئے جائیں گے ـ دو سال کے لئے انسانوں کے لئے گیہوں کا راشن مقرر کر دیا گیا ہے ـ اور اس نئے حکم کے ذریعے جانوروں کو بھی جن میں اونٹ بھی شامل ہیں راشن کارڈوں کے ذریعے محدود غذا ملا کرے گی ماہرین زراعت کا کہنا ہے کہ اس راشن سے ایک جانور زندہ تو رہ سکتا ہے ـ لیکن کام کرنے والے جانور کے لئے یہ غذا اس کی ضرورت سے بہت کم ہے ـ جانوروں کے لئے غذا صوبوں ضلعوں اور میونسپلٹیوں کی عوامی کمیٹیاں دیا کریں گی ـ

سیلاب زدگان کیلئے عطیہ

برن ۲ ستمبر ـ سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے مشرقی پاکستان اور شمال مشرقی بھارت کے سیلاب زدگان کے لئے پچاس ہزار سوس فرانک کی قیمت کی ادویات غذائی سامان اور کپڑے بطور عطیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے ـ ان اشیاء کی سپلائی کا کام سوئٹزرلینڈ اور بھارت کی ریڈکراس سوسائٹیاں کریں گی ـ

لنڈن ۲ ستمبر ـ اور دولت مشترکہ کے وزیر کل رات دولت مشترکہ سے منسلک ممالک کے دورے پر نیوزی لینڈ روانہ ہو گئے انہوں نے ہوائی مستقر پر بتایا کہ وہ پندرہ دن نیوزی لینڈ میں ایک ماہ آسٹریلیا میں اور ایک ہفتہ سیلون بھارت اور پاکستان میں صرف کریں گے ـ

ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۳۱ اگست ۵۵ء کو بارہ بجے لڑکا عطا فرمایا محمد اختر نواز نام تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے ـ آمین

سراج دین مالک کوٹھی شاہنواز دار الصدر ربوہ

ہم اسلام کے بنیادی اصولوں کے ماتحت یقیناً ایسا آئین تیار کر سکتے ہیں

جو موجودہ حالات کے جملہ تقاضوں کو پورا کر سکے

لندن میں پاکستانی طلباء کی فیڈریشن کے اجلاس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

لندن۔ (ہوائی ڈاک) مسٹر اکرام اللہ ہائی کمشنر پاکستان کی صدارت میں لندن میں پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خاں نے کہا پاکستان کو اس وقت جن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان میں سے اہم ترین مسئلہ دستور سازی کا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہمارا دستور ہمارے بہت سے مسائل حل کر دے گا۔ لیکن یہ الٹا ہمارے بہت سے مسائل کے حل کی راہ میں بہت بڑا پتھر بن کر رہ گیا ہے اور خود ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ مغربی اور مشرقی پاکستان کی جغرافیائی دوری ہے۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور بین الاقوامی عدالت کے جج چوہدری ظفر اللہ خاں پاکستان کا "نیا آئین" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔

چوہدری صاحب نے کہا "پرانی دستور ساز اسمبلی سات سال تک دستور سازی کی بجائے سیاسی لڑائیاں لڑنے میں مشغول رہی۔ اور دستور ساز اسمبلی کے ارکان دستور بنانے کی بجائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف رہے۔ نئی دستور ساز اسمبلی کے اراکین بھی اپنے پرانے دوستوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش میں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ یہ لوگ مقررہ مدت میں دستور تیار کر لیں گے (زبان سے تیار کرا لیا جائیگا)

چوہدری صاحب نے ہنستے ہوئے کہا پاکستان آٹھ سال سے "درد زہ" میں مبتلا ہے لیکن دستور ہے کہ پیدا ہی نہیں ہوتا!

انہوں نے کہا مصیبت یہ ہے کہ پاکستان پر چند لوگ چھائے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے کبھی اس دروازے سے کبھی اس دروازے سے دستور ساز اسمبلی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ وہی مسئلہ ہے۔ حل کرنے والے وہی ہیں حل ہو تو کیسے؟

اسلامی دستور

اسلامی دستور کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا اسلامی آئین جمہوریت کا حامل ہے۔ جمہوریت سے میرا مطلب برطانوی یا امریکی جمہوریت نہیں ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ان ہر دو ممالک کے آئین میں بے حد فرق ہے۔ مگر ہر دو اپنے آپ کو اپنی اپنی جگہ جمہوری نظام کا علمبردار تصور کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کا تعلق اپنی اپنی فہم سے ہے جس طرح دو شخص کو اپنے اپنے نظریہ جمہوریت کو جائز سمجھنے اور قرار دینے کا حق حاصل ہے۔ مجھے بھی حق حاصل ہے کہ میں اسلامی نظام حکومت کو کامل طور پر جمہوریت پر مبنی قرار دوں۔

چوہدری صاحب نے قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلامی نقطہ نظر سے عوام کو یہ قطعی حق حاصل ہے۔ کہ وہ عنان حکومت اپنے نمائندگان کو سونپیں جو اپنے فرائض کو صحیح طور پر انجام دے سکیں گویا عوام کو اپنے نمائندگان منتخب کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ دوسرے اسلام عدلیہ کی آزادی کو بھی پوری طرح تسلیم کرتا ہے۔ جمہوریت کی صحیح تشریح اس کے علاوہ کیا ہو سکتی ہے؟ ان بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسا آئین مرتب کیا جا سکتا ہے۔ جسے اسلامی کہنا اور سمجھنا درست ہوگا۔ اس بنیاد پر مکمل آئین کی تعمیر ہمارا فرض ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اسلام میں اپنی عقل و اجتہاد کو استعمال کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ ہمیں زمانہ کی رفتار کے ساتھ گامزن رہنے کی اجازت ہے۔ اسلام ترقی پسند مذہب ہے ہم ان اختیارات کے تحت جو ہمیں اسلام نے بخشے ہیں ایک ایسا آئین تیار کر سکتے ہیں جو بالکل "ماڈرن" ہوگا۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ موجودہ حالات میں اسلامی آئین ہمیں آگے کی بجائے پیچھے کی طرف لے جائے گا۔ وہ ایک شدید قسم کی غلط فہمی اور ڈر کی بنا پر اسلام اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے لاعلمی ہے۔ کسی امر پر فیصلہ دینے سے پہلے اس کی تمام باریکیوں سے پوری واقفیت درکار ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ فیصلہ بغیر سوچے سمجھے دیا جا رہا ہے۔ میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ ہمارا آئین پہلی مرتبہ پوری طرح صحیح نہ ہو لیکن آئین میں ترامیم ہو سکتی ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا پاکستان میں "قوت فیصلہ" کا فقدان ہے۔ ہم لوگ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن "فیصلہ" نہیں کرتے۔ چوہدری صاحب نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ خود کوئی فیصلہ کرو اور پھر اس پر عمل کرو "فیصلہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن کچھ نہ کرنے سے تو اچھا ہے۔" انتظامیہ کی تعریف کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا کہ پاکستان کے لئے وہ دن بدترین ہوگا۔ جب انتظامیہ عملی سیاسیات میں حصہ لینا اور دخل دینا شروع کر دے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مراجعت پر

الفضل کا باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری کے تاریخی اور بابرکت موقعہ پر روزنامہ الفضل کا ایک شاندار باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اس نمبر میں بزرگان سلسلہ و احباب کے اہم اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضور کے اس سفر سے تعلق رکھنے والی نئی تاریخی تصاویر سے بھی اخبار کو مزین کیا جائے۔ اخبار کی ضخامت کم و بیش ۲۴ صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اور قیمت ۸ر فی پرچہ ہوگی

چونکہ حضور کی تشریف آوری اب بہت جلد متوقع ہے۔ اسلئے مضمون نگار احباب جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ادارے کی معاونت فرمائیں ——— مشتہر احباب کو بھی فوراً اس اہم اور تاریخی نمبر کے لئے اپنے اشتہارات بک کرا لینے چاہئیں۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے۔ کہ دفتر تعمیل نہ کر سکے۔

ایجنٹ اصحاب بھی فوراً مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(مینیجر)

دعائے نعم البدل

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بچہ عتیق سلطان بعمر تقریباً ایک سال مورخہ ۲۹/۸/۵۵ کی شام کو ربوہ میں فوت ہو گیا ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف ان دنوں دورہ پر ہیں۔ اور ان کو اس کا علم نہیں ہے۔ چوہدری صاحب جہاں کہیں ہوں۔ ان سطور کو پڑھنے والے دوست ان کو اس کی اطلاع دے دیں۔

احباب کرام و بزرگان بچہ کے والدین کے لئے صبر اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

——— محمد شریف دفتر الفضل ———

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمائیے

پتے خوشخط ہوں ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن